رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو۔

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ٭

نمبر ۱۳ | مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

۱۳ تاریخ کی رات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو بخار ہو گیا تھا جس کا اثر دن کو بھی رہا۔ لیکن حضور نے بعد نماز ظہر درس القرآن دیا۔ ۱۴ تاریخ درس میں سورہ بقرہ ختم ہو گئی۔ فالحمد للہ۔ درس میں شامل ہونیوالے بیرونی اصحاب میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ کئی ایک صاحب تشریف لا چکے ہیں ٭

مولوی جمال الدین صاحب سیکھوانی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے اور مخلص احمدی تھے۔ چند دن کی علالت کے بعد فوت ہو گئے۔ انا للہ۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

۴۳۔ نو مبایعین (۵ نو مسلم۔ ۱۹ نو احمدی)

(نوشتہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر۔ ۷ جولائی ۲۲ء)

ہفتہ وار لیکچر ہر اتوار کو عاجز احمدیہ ہال میں صداقت مسیح موعود پر مختلف پہلوؤں سے تقریر کرتا ہے۔ علامات قیامت دجال۔ یاجوج و ماجوج۔ دابۃ الارض وغیرہ نشانات ظہور امام آخر الزمان مسیح موعود کے معجزات و نشانات اور حضور کی سیرۃ پر لیکچر ہو چکے ہیں بعض غیر احمدی تعلیم یافتہ لوگ بھی آتے ہیں۔ مومنین کے علم میں اضافہ اور ایمان میں تقویت ہو رہی ہے ٭

کھلی ہوا کے لیکچر ہفتہ میں دو مرتبہ کھلی ہوا کے لیکچروں کا سلسلہ جاری ہے۔ ان تقریروں کو بڑی توجہ سے بڑا مجمع سنتا ہے۔ اور میں اللہ کی عنایت سے یہ کہنے پر انشراح صدر پاتا ہوں کہ لیگوس کے ہر گھر میں احمدیت پہنچ گئی ہے۔ عورتوں اور مردوں میں ہر جگہ چرچا ہے۔ بعض اہل علم لوگ تقریروں کے بعد دوسروں سے سوالات کراتے ہیں۔ اور اپنے حلقہ اثر میں لوگوں کو سلسلہ کی مخالفت سے روکتے ہیں۔

درس برابر جاری ہیں مستورات کا درس ہفتہ میں ۳ مرتبہ امام قاسم اجیبے دو دن بطور خود اور خاکسار ایک روز درس دیتا ہے۔ بڑا شہر ہے۔ مجمع توں کا روز جمع ہونا مشکل ہے۔ بلوغ المرام کا درس جاری ہے۔ کتاب الزکوٰۃ ختم ہو چکی ہے۔ قرآن کریم کا دوسرا پارہ نصف ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں یوروبا قرآن کلاسز زیر نگرانی امام قاسم اجیبے الفا یوشیع

الفا ایم - بی لوال - امام لوان شہر کے مختلف حصوں میں جاری ہیں۔ Epekado اپے کیڈ و ڈویژن

نئی مساجد

نے مخالفین کی مزاحمت کا مقابلہ کئے بغیر دو کل مسجد کو چھوڑ دیا - اور نئی مسجد جو مدرسہ کا کام بھی دیگی بنائی ہے - اس مسجد کا "بنیادی بانس" خاکسار نے مناسب تقریر اور دعا کے ساتھ رکھا - یہ ہماری بانسوں کی مسجد جس پر ٹین کی چھت ہے - اب جماعت کے لئے کافی نہیں - انشاء اللہ اور دیگا - اسکے علاوہ دو جگہ اور مساجد بنائی گئی ہیں - اور ان علاقوں کی مختصر جماعتیں وہاں نماز ادا کرتی ہیں - ایک مسجد کے لئے ایک نیک دل مسیحی نے زمین دی ہے ✧

مطبع

اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے خاص حربہ یعنی "مطبع" سے پوری طرح کام لیا جا رہا ہے - ایک مختصر سا رسالہ What is the ahmadia movement "سلسلہ احمدیہ کیا ہے" شائع کیا ہے - نیز حضور شاہزادہ ویلز والا ایڈریس عمدہ چھپوا کر ہر کام میں تقسیم کیا گیا ہے - مسلمانوں کے متعلق بہت غلط فہمیاں ہیں - اور ان کی گری ہوئی حالت سب جگہ یکساں ہے - یہاں سیاسی خیالات کے عیسائی ان کی جہالت سے فائدہ اٹھا کر ایک طرف نت جیب کترتے ہیں - اور دوسری طرف حکومت کو ان سے بدظن کراتے ہیں - اسلئے اس ایڈریس کی ضرورت تھی تا گوروں کے ساتھ کبھی نہ پیس جائیں - علاوہ ازیں کل پرچوں میں سلسلہ کے متعلق مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں اور دو اعلیٰ درجہ کے اخبار جن کو ثقہ و معتبر سمجھا جاتا ہے - Ora ahmadia یعنے احمدیت کے طرفدار ہیں - اور ان کے مسیحی ایڈیٹروں کا یقین ہے - کہ مسلمان اگر اصلاح کی طرف قدم اٹھائینگے - تو محض احمدیت کے ذریعہ سے - ورنہ ناممکن ہے -

لنڈن کے مشہور رسالہ مغربی افریقہ نے بہ تقریب عید الفطر سلسلہ پر ایک عمدہ مضمون لکھا ہے ✧

انفرادی تبلیغ

جماعت کے اکابرین سے ان کے مکانات پر جا کر ان کا ایمان تازہ کرنے کے لئے ملاقات کی جاتی ہے - اور شہر کے رئیس ملنے آتے ہیں - ان سے سلسلہ کلام احمدیت پر برابر جاری رہتا ہے - بعض تعلیم یافتہ مسیحی زیر تبلیغ ہیں - آہ! مسلمانوں کے بہت سے تعلیم یافتہ باحیثیت بچے عیسائی ہو چکے ہیں - ایک مشہور بیرسٹر کہنے لگا - میری دادی مسلمان تھی - ایک مشہور سوداگر بولا "میرا باپ مسلمان ہے" "آپ کا وعظ درست - تعلیم اچھی - مگر ہم کہاں جائیں - کس جگہ بیٹھیں - الفا لوگوں نے کہانیاں سنا کر ہمیں قرآن کی تعلیم سے بدظن کر دیا - اب آپ آئے ہیں - دیکھا جائیگا" ✧

سالٹ پانڈ

عزیزی اخویم مولوی فضل الرحمن گولڈ کوسٹ کی جماعتوں سے ملاقات کر رہے ہیں اور دورہ میں مصروف ہیں - عزیز موصوف کو مشکلات تبلیغ کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے - اور اپنے مختلف خطوط میں جو کچھ وہ لکھتے ہیں - اس میں چند فقرات حسب ذیل ہیں :-

"۸ میل پیدل سفر کرنا پڑا - اور منزل مقصود پر پہنچ کر کچھ کھانے کو نہ ملا - اللہ پر توکل کر کے بھوکا سو رہا"

"ترجمان کی مشکل بہت بڑی ہے - اور سفر تکلیف دہ ہے - آپ کی تحریرات میں جو کچھ پڑھا تھا - اس سے بڑھ کر پایا"

"سٹیمر لانچ میں بیٹھتے ہی طبیعت خراب ہو گئی - قے شروع ہوئی - صبح خار سینا جاتا ہوں - نزلہ زکام سے بخار ہو گیا ہے - حالت بیماری میں خط لکھ رہا ہوں"

"یہ لوگ اسقدر جاہل ہیں - کہ ان کو یہ بھی پتہ نہیں - کہ جارج پنجم کون ہے"

احباب اس عزیز کی صحت اور کامیابی کے لئے دعا فرماویں - وہ مجھ سے اسقدر دور ہیں - جس قدر ہارسیٹش سے بمبئی - نائجیریا اور گولڈ کوسٹ دو علیحدہ علیحدہ ملک ہیں - اور ہر دو کی حکومتیں علیحدہ ہیں - گولڈ کوسٹ میں حکام کی طرف سے بھی بہت کچھ تکلیف ہوتی ہے ✧

نتائج تبلیغ

علاوہ ان بے شمار قلوب کے جو مبلغین کی تقریر سے فائدہ اٹھاتے اور دل میں ایک تغیر پیدا کرتے ہیں - ہماری ناچیز کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ ۱۵ - کس ایام زیر رپورٹ میں لیگوس میں احمدی ہوئے - اور ۵ - کس عزیز فضل الرحمن کے ذریعہ داخل اسلام ہوئے ✧

اللہ تعالیٰ سے بڑی امیدیں

اگرچہ اسوقت ہمیں بہت مشکلات اور مصائب کا سامنا ہے - جماعت کا حصہ کثیر ان پڑھ ہے - خدا کے راستہ میں خرچ کرنے کے عادی نہیں - اخراجات یہاں لنڈن سے ۳ گنا ہیں - اور سفید آدمی دیکھ کر ہر شخص کھال اتارنا چاہتا ہے - بجائے دینے کے کچھ لینے کی توقع رکھتے ہیں - غرض ایک طرف گولڈ کوسٹ میں حکومت کے بعض متعصب حکام یا دیوں کی خفیہ شرارتوں - کثرت اخراجات - خوراک کے سامان کی مشکل سے دستیابی وغیرہ سے دوچار ہونا ہے - دوسری طرف نائجیریا میں سیاست پسند "سیاہ انگریز" Black Englishman یہ نہیں پسند کرتے کہ احمدیت کا قدم مضبوط ہو - کیونکہ احمدیت کی مضبوطی ان کا "مسلمان تمکا" اور چلتی ہوئی بانفع مسلمان تجارت" کو نقصان پہنچائیگی - بعض حکام بھی یہ نہیں چاہتے - کہ مسلمان آنکھیں کھولیں - تاہم اللہ سے بڑی امید ہے - اور بقول عزیز مسٹر مارٹن جنرل سیکرٹری جماعت لیگوس خداوند تعالیٰ سے امید ہے کہ

"نائجیریا نہ صرف اپنا خرچ برداشت کریگا - بلکہ انگلستان کا خرچ بھی برداشت کریگا" انشاء اللہ - مدرسہ کے لئے حکومت کی طرف سے زمین ملنے کی قوی امید ہو گئی ہے - ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے یقین دلایا ہے - اور ۵ ہزار پونڈ کی لاگت سے مدرسہ بننے کا تخمینہ ہے - اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ کل ملک احمدی ہو جائیگا -

درخواست دعا

بعض لوگوں کی مخالفت کے باعث جامع مسجد کا مقدمہ عدالت عالیہ نائجیریا میں دائر ہے - ماہ اکتوبر میں تاریخ ہے - احباب دعا فرماویں -

آنریری مبلغین

امام محمد اسمٰعیل شٹیا علاقہ فرنچ ڈھومی میں مصروف تبلیغ ہیں - اور تحریر فرماتے ہیں کہ ایک ماہ کے لئے ساحل سے دور اندرون ملک میں جاتا ہوں تا تجارت کے ساتھ ساتھ تبلیغ اسلام کا کام بھی کرتا رہوں -

مسز مریم مارٹن کیمرون سے تحریر فرماتی ہیں "میں سلسلہ احمدیہ کی اشاعت میں سرگرمی سے کوشاں ہوں"

پورٹ ہار کورٹ میں اخویم نور الدین ایڈے سعید نور الدین بانی ہیں ایبو کوٹا میں اور مسٹر عبد الرحیم الیی کمتھ اوشوگبو میں مصروف جد و جہد ہیں - سلمانو نکو مسلمان بنانا کافروں کو مسلمان بنانے سے زیادہ مشکل ہے

سلسلہ احمدیہ کا تہذیب پر اثر

اگر تم اعلیٰ درجہ کی رومی ٹوپی پہنے کوئی نوجوان سائیکل پر جاتا دیکھو یا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۷ اگست ۱۹۲۲ء

خطبہ عید اضحیٰ
قربانی کے احکام

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۵ اگست ۱۹۲۲ء

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں آج آپ لوگوں کے سامنے لمبا مضمون بیان کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا۔ بلکہ مختصراً بعض باتیں بیان کرتا ہوں تا کہ خطبہ عید کی جو غرض ہے وہ پوری ہو۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا۔ کہ آپ عید کے خطبوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح تحمید بیان فرماتے اور قیامت کے متعلق صحابہ کو توجہ دلاتے تھے۔ عید کے خطبوں میں آپ کا مضمون زیادہ تر اس بات کے متعلق ہوتا تھا کہ بعث مابعد الموت کے متعلق توجہ ہو۔ اس میں شبہ نہیں کہ عید کا دن بھی بعث مابعد الموت کے ساتھ ملتا ہے۔ عید کے دن بہت سے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی ایک قسم کا حشر ہوتا ہے۔ حشر کے معنے اکٹھا کرنے کے ہیں۔ چنانچہ عید کے دن بھی لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس دن جمع ہونے کے متعلق یہاں تک تاکید ہے کہ حائضہ عورتیں بھی جمع ہوں۔ وہ نماز نہ پڑھیں۔ مگر دوسروں کے ساتھ دعا میں شامل ہوں پس یہ وہ دن ہے کہ اس دن مسلمان خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے سب جمع ہوتے ہیں۔ ایسے اجتماعوں کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے۔ کہ زینت کرنی چاہئے۔ اور خوشبو لگانی چاہئے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا۔ کہ جمعہ کے دن عید کے دن حج کے ایام میں احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مجمع میں تزئین کرنی چاہئے۔ اور یہ انسانی فطرۃ کا خاصہ ہے۔ کہ وہ مجمع میں خوبصورت نظر آئے۔ اور آنحضرت صلعم نے اس حکم میں فطرت انسانی کی ترجمانی فرمائی ہیں۔

لوگ میلے میں جلسوں شادیوں میں کیوں خوشبو لگاتے ہیں۔ اسی لئے کہ وہ اچھے نظر آئیں۔ جب ان کی یہ خواہش ہوتی ہے۔ تو رسول اللہ صلعم کے اس حکم کا منشاء یہ ہے کہ اس سے اس طرف توجہ ہو۔ قیامت کے دن جہاں اگلے پچھلے سب جمع ہوں گے۔ خوبصورت نظر آنے کی کس قدر کوشش کی ضرورت ہے۔ آپ کا منشاء تھا۔ کہ لوگ اس سفر اور اگلے جہان کیلئے تیاری کریں۔

پھر آپ اس عید کے خطبہ میں قربانی کے احکام بیان فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس عید کے احکام یہ ہیں۔ کہ ہر ایک خاندان کی طرف سے ایک بکری کی قربانی ہو سکتی ہے۔ اگر کسی میں وسعت ہو تو ہر ایک شخص بھی کر سکتا ہے ورنہ ایک خاندان کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔

یہاں خاندان سے تمام دور و نزدیک کے رشتہ دار مراد نہیں بلکہ خاندان کے معنے ایک شخص کے بیوی بچے ہیں۔ اگر کسی شخص کے لڑکے الگ الگ ہیں۔ اور اپنا علیحدہ کماتے ہیں۔ تو ان پر علیحدہ قربانی فرض ہے۔ اگر بیویاں آسودہ ہوں اور اپنے خاوندوں سے علیحدہ ان کے ذرائع آمد ہوں تو وہ علیحدہ قربانی کر سکتی ہیں۔ ورنہ ایک قربانی کافی ہے۔ بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے اور گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ ائمہ کا خیال ہے۔ ایک گھر کے لئے ایک حصہ کافی ہے۔ اگر گھر کے سارے آدمی سات حصہ ڈال لیں تو وہ بھی ہو سکتا ہے۔ ورنہ ایک گھر کی طرف سے ایک حصہ بھی کافی ہے اور اس طرح ہر ایک شخص کی طرف سے آج کے دن قربانی ہو جاتی ہے۔ لیکن کئی لوگ غریب ہوتے ہیں۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کوئی شخص قربانی سے محروم نہ رہ جائے۔ آنحضرت صلعم کا دستور تھا۔ کہ غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتے تھے۔ اسی طریق کے مطابق میرا بھی قاعدہ ہے کہ اپنی جماعت کے غرباء کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتا ہوں۔

اس کے بعد یہ بات یاد رکھو کہ ہماری جماعت میں اس بات کی سستی ہے کہ نماز عید وقت پر پڑھیں۔ گو پہلے کے لحاظ سے آج ہم نے جلدی نماز پڑھی ہے۔ مگر آنحضرت صلعم کے زمانہ میں یہ عید اس وقت پڑھی جاتی تھی۔ جبکہ آفتاب ایک نیزہ کی بلندی پر ہوتا تھا۔ اور رمضان کے بعد کی عید اس وقت پڑھی جاتی تھی۔ جبکہ آفتاب دو نیزے کی بلندی پر آجاتا تھا۔ لیکن ہم نے آج جس وقت عید کا خطبہ شروع کیا ہے چار نیزے کے برابر سورج بلند ہو چکا تھا۔ حالانکہ ابھی ہم نے جلدی کی تھی۔

اصل بات یہ ہے کہ بعض غلطیاں غلط فہمیوں کے باعث ہو جاتی ہیں۔ ایک دعوت میں میں نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے پانی پینے سے روکا۔ تو اس نے کہا۔ کہ حضرت صاحب بھی بائیں ہاتھ سے پانی پیا کرتے تھے۔ حالانکہ حضرت صاحب کے ایسا کرنے کی ایک وجہ تھی۔ اور وہ یہ کہ آپ بچپن میں گر گئے تھے جس سے ہاتھ میں چوٹ آئی۔ اور ہاتھ اتنا کمزور ہو گیا تھا کہ اس سے گلاس تو اٹھا سکتے تھے۔ مگر منہ تک نہ لیجا سکتے تھے۔ مگر سنت کی پابندی کے لئے آپ گو بائیں ہاتھ سے گلاس اٹھاتے تھے۔ مگر نیچے دائیں ہاتھ کا سہارا بھی دے لیا کرتے تھے۔

اسی طرح مسیح موعودؑ کے وقت میں عید کی نماز کے لئے دیر ہو جایا کرتی تھی۔ اور اس میں ایک حکمت تھی۔ اور وہ یہ کہ باہر کی جماعتیں تھوڑی تھیں۔ احباب بیرونجات سے نہیں آتے تھے۔ اس لئے ریل کے وقت کا انتظار کرنا پڑتا تھا۔ کیونکہ ریل تو کسی کے اختیار میں نہیں تھی۔ اور وہ یا ساڑھے نو بجے بٹالہ میں ریل سے اتر کر یہاں پہنچ جاتے تھے۔ اور اس صورت میں انتظار جائز ہے۔ اور اگر ضرورت ہو تو زوال تک بھی انتظار ہو سکتا ہے۔ لیکن اب یہ حالت نہیں رہی۔ ہر جگہ ہماری جماعتیں کافی تعداد میں ہو گئی ہیں۔ اس طرح انتظار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اب اگر ہم سستی سے ایسا کیا جائیگا۔ چونکہ احیاء سنت ہمارا فرض ہے۔ اس لئے عید کی نمازیں بمطابق سنت ہونی چاہئیں۔ اور اس عید ...

کی اس لئے بھی ضرورت ہے کہ لوگوں نے قربانی کرنی ہوتی ہے۔ اور رسول کریمؐ سے ثابت ہے کہ قربانی کے گوشت سے کھانا کھاتے تھے اب اگر اس وقت نماز پڑھی جائیگی۔ تو قربانی کا گوشت کھانے کے وقت تک تیار نہیں ہو سکتا۔

قربانی کے جانور کے لئے یہ شرط ہے کہ بکرے وغیرہ دو سال کے ہوں دنبہ اس سے چھوٹا بھی قربانی میں دیا جا سکتا ہے۔ قربانی کے جانور میں نقص نہیں ہونا چاہیئے۔ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا ہو یعنی سینگ بالکل ہی ٹوٹ گیا ہو۔ اگر خول اوپر سے اتر گیا ہو اور اس کا مغز سلامت ہو۔ تو وہ ہو سکتا ہے۔ کان کٹا ہو لیکن اگر کان زیادہ کٹا ہوا ہو۔ تو جائز ہے۔

قربانی آج اور کل اور پرسوں کے دن ہو سکتی ہے لیکن اگر سفر ہو یا کوئی اور مشکل ہو۔ تو حضرت صاحب کا بھی اور بعض اور بزرگوں کا بھی خیال ہے کہ اس سارے مہینہ میں قربانی ہو سکتی ہے۔

اور رسول کریمؐ سے ثابت ہے کہ آپ ان دنوں میں تیسرے دن تک تکبیر تحمید کیا کرتے تھے۔ اور اس کے مختلف کلمات ہیں اصل غرض تکبیر و تحمید ہے خواہ کسی طرح ہو۔ اور اس کے متعلق دستور تھا۔ کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں۔ تو تکبیریں کہتی تھیں۔ مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے۔ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے۔ کام میں لگتے تو تکبیر کہتے۔ لیکن ہمارے ملک میں جو یہ رائج ہے کہ محض نماز کے بعد کہتے ہیں۔ اس خاص صورت میں کوئی ثابت نہیں اور یہ غلط طریق رائج ہو گیا ہے۔ باقی یہ کہ تکبیر کس طرح ہو یہ بات انسان کی اپنی حالت پر منحصر ہے۔ جسکا دل زور سے تکبیر کہنے کو چاہے۔ وہ زور سے کہے جسکا آہستہ وہ آہستہ مگر آواز نکلنی چاہیئے۔

قربانیوں کے گوشت کے متعلق یہ حکم ہے۔ کہ یہ صدقہ نہیں ہوتا۔ چاہیئے کہ خود کھائیں دوستوں کو دیں۔ چاہے تو سکھا بھی لیں۔ امیر غریبوں کو دیں۔ غریب امیروں کو کہ اس سے محبت بڑھتی ہے لیکن محض امیروں کو دینا اسلام کو قطع کرنا ہے اور محض غریبوں کو دینا اور امیروں کو نہ دینا اسلام میں درست نہیں۔ امیروں کے غریبوں اور غریبوں کے امیروں کو دینے سے محبت بڑھتی ہے۔ اور مذہب کی غرض جو محبت پھیلانا ہے۔ پوری ہوتی ہے بس چاہیئے کہ امیر غریبوں کو دیں اور غریب امیروں کو تاکہ محبت بڑھے۔

بس یہی چند نصائح ہیں۔ جو میں کرنی چاہتا ہوں۔

وید اور خودکشی

آریہ اخبار پرکاش (۶ راگست) نے جاپان میں خودکشی کے متعلق ایک نوٹ لکھتے ہوئے یہ بتانے کی کوشش کی ہے۔ کہ ویدک تعلیم خودکشی کے خلاف ہے۔ لیکن وید کا ایک منتر پیش کر کے اس کے جو معنے درج کئے ہیں۔ ان سے قطعاً ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اس منتر کا خودکشی سے کوئی تعلق بھی ہے چنانچہ اس کے معنے یہ بیان کئے گئے ہیں۔ کہ "اے پرماتما ایسے حالات نہ پیدا ہوں جن سے میری موت قبل از وقت ہو" یہ تو پرماتما سے صرف درخواست ہے۔ جس کا منظور کرنا یا نہ کرنا اس کے اختیار میں ہے۔ اگر وہ منظور کرلے۔ یعنی ایسے حالات ہی نہ پیدا ہوں۔ جن میں خودکشی کی جاتی ہے۔ تو یہ کس طرح معلوم ہوا۔ کہ ویدک تعلیم نے خودکشی سے روکا ہے۔ جب خودکشی کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ تو اس سے روکنے کا کیا مطلب۔ اور اگر درخواست منظور نہ ہو۔ اور ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ جن میں لوگ خودکشی کرتے ہیں۔ تو پھر ان کو یہ منتر خودکشی سے نہیں روکتا۔ کیونکہ اس میں صرف خودکشی کی حالت پیدا نہ ہونے کی درخواست ہے۔ اگر وہ حالت پیدا ہو جائے تو اس کے متعلق یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ کیا کرنا چاہئے۔

دنیا کے مختلف معاملات کے متعلق آئے دن جو اسلامی تعلیم کی خوبی اور صداقت پیش کی جاتی ہے۔ اس کی نقل اتارتے ہوئے پرکاش نے خودکشی کی ممانعت وید سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اگر وہ خود بھی اپنے پیش کردہ منتر پر غور کریگا۔ تو اسے معلوم ہو جائیگا کہ اسے نقل اتارنے میں قطعاً ناکامی ہوئی ہے۔

تعلیمی ترک موالات میں ناکامی

ترک موالات کے ابتدائی ایام میں جس قدر زور سرکاری کالجوں اور سکولوں میں تعلیم پانے کے خلاف لگایا گیا۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں حتیٰ کہ گاندھی جی نے یہانتک کہدیا۔ کہ لڑکوں کا آوارہ پھرنا بہتر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ وہ سرکاری کالجوں اور سکولوں میں تعلیم حاصل کریں۔ اور اگر اس کے لئے والدین انہیں مجبور کریں۔ تو ان کی سعادت مندی یہی ہے۔ کہ والدین کی نافرمانی کریں۔ اور پڑھنے کا نام بھی نہ لیں۔

چونکہ اس تحریک کا تجربہ کرنے کے لئے مسلمانوں جیسی درماندہ قوم کو منتخب کیا گیا تھا۔ جو پہلے ہی تعلیم کے لحاظ سے ہمسایہ اقوام سے بہت پیچھے ہے۔ اور ہم مسلمانوں کے ایک آدھ جو کالج ہیں۔ ان کی تخریب کی کوشش کی گئی۔ اس لئے جہاں ہم نے تعلیمی ترک موالات کو سارے ملک کے لئے نقصان دہ بتایا۔ وہاں مسلمانوں کو خاص طور پر اس کے نقصانات سے آگاہ کیا۔ اگرچہ مسلمانوں کی تعلیم گاہوں کو کچھ نہ کچھ نقصان ضرور پہنچا۔ مگر بعض مسلمانوں نے اپنی ناعاقبت اندیشی سے جو تہیہ کیا تھا۔ اسے پورا نہ کر سکے۔ اور انہیں اپنے ارادوں میں ناکامی ہوئی۔

ہم خیال کرتے ہیں کہ اس پالیسی کے ناکام رہنے میں ہماری کوششوں کا بھی حصہ ہے۔ اور اب تو اس کی ناکامی اس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کہ ترک موالات کی تعلیم دینے والے خاص لیڈر بھی طلباء کو سرکاری مدارس اور کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دے رہے ہیں۔ چنانچہ پنڈت موتی لال صاحب نہرو نے مدراس میں طلباء کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اگر طلباء دل میں تارک موالات رہیں۔ تو وہ تعلیم کو جاری رکھ سکتے ہیں۔ اسی جلسہ میں مسٹر سرینو اس آئنگر نے کہا۔ کہ موجودہ درس گاہوں میں تعلیم جاری رکھنے کے لئے طلباء بطور کفارہ کھدر پہنیں۔

ہندو لیڈروں کی اس رائے کو سامنے رکھکر مسلمان غور کریں۔ کہ انہوں نے اپنی تعلیم گاہوں کو جس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ وہ قابل افسوس ہے۔ یا نہیں۔

افغانستان میں اجراء ریلوے کی تجویز

ایسوشی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار مقیم پشاور کی اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ افغانستان کے موجودہ فرمانروا نے دارالسلطنت کابل سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک جدید شہر جو "دارالامان" کے نام سے آباد کیا ہے۔ اسے چھوٹی پٹری کی ریل کے ذریعہ دارالسلطنت سے پیوستہ کرنے کی تجویز ہے۔

اس کا ذکر کرتے ہوئے معاصر ہمدم ۱۲ راگست یہ احتمال ظاہر کرتا ہے۔ کہ شاید سابق امیر کی وصیت کے خلاف اجراء ریلوے کو افغانستان میں اچھی نظر سے نہیں دیکھا جائیگا۔ لیکن یہ خیال صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ موجودہ والئے کابل نے خداداد قابلیت اور روشن ضمیری سے اہل ملک کو اس بات کا اچھی طرح

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(یکم جولائی ۱۹۲۲ء - عصر)

نکاح نہ پڑھانا

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضور نکاح کیوں نہیں پڑھاتے۔ فرمایا۔ اب میں نے نکاح پڑھانے چھوڑ دئے ہیں۔ کیونکہ ایک واقعہ کی وجہ سے معلوم ہوا ہے کہ اب نکاح پڑھانا خطرے سے خالی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اس شخص کو جس کا نکاح ہو۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں ۔

بائبل کے انبیاء کے مقابلہ میں مسیح موعود

ایک صاحب کے ذکر میں فرمایا کہ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ انہیں مسیح موعود کی نبوۃ میں تذبذب تھا۔ مگر بائبل کو جو دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ اگر ایسے لوگ نبی ہو سکتے ہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب کی نبوت میں تو کسی طرح شک ہی نہیں کیا جا سکتا۔ فرمایا۔ لوگوں نے نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی نبوۃ قرار دیا ہے۔ مگر یہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کوئی سمجھ لے کہ علم کے معنے ہیں۔ افلاطون کے برابر علم ہو۔ جس کا علم اتنا نہیں ہو گا۔ وہ عالم نہیں کہلا سکیگا۔ یا موجد کے معنے یہ بتائے کہ جو ایڈیسن کے برابر ایجادات رکھتا ہو۔ اس طرح جس شخص کی دس پندرہ یا تین چار ایجادیں ہونگی۔ اس کے نزدیک وہ موجد ہی نہیں ہو گا۔ آنحضرت صلعم کی نبوت نہایت اعلیٰ اور اکمل نبوت ہے۔ اسپر اگر دوسرے نبیوں کی نبوت کو قیاس کیا جائے۔ تو پھر آنحضرت ہی کی نبوت ثابت ہو گی ۔

بیعت

محمد زید صاحب ساکن موضع معراج ضلع گوجرانوالہ ۔

(۳ جولائی ۱۹۲۲ء - بعد نماز عصر)

دجالون کذابون

مولوی محمد احسن صاحب نے ایک رسالہ بنام خاتم النبیین لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے "دجالون کذابون" والی روایت بھی درج کی ہے۔ اس کے متعلق فرمایا۔ اس روایت میں تو آئندہ کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ تیس دجال آئینگے۔ اس سے یہ کہاں سے ثابت ہوا۔ کہ جو بھی دعویٰ نبوۃ کریگا وہ یقیناً جھوٹا ہی ہو گا۔

امت محمدیہ میں جھوٹے مدعیان نبوۃ

فرمایا جن لوگوں نے بھی دعویٰ نبوت قبل از مسیح موعود ؑ کیا ہے۔ ان سب نے صاحب شریعت رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کسی نے نماز معاف کی۔ کسی نے زکوٰۃ۔ کسی نے روزے۔ کسی نے کچھ۔ کسی نے کچھ۔ اور یہ ظاہر بات ہے۔ کہ جو جھوٹا ہو گا۔ وہ امتی نبی ہونے کا دعویٰ کب کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ لوگ اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ لوگوں کے لئے کوئی آسانی اور نرمی بہم پہنچائے۔ اس کے ماسوا اس کے پاس نہ کوئی تائید ہوتی ہے نہ نصرت نہ نشان۔ مگر جس کو خدا تعالیٰ نے امتی نبی بنایا۔ اس نے دعویٰ کیا۔ اور خدا نے اس کی تائید و نصرت فرمائی ۔

(۵ جولائی ۱۹۲۲ء - بعد نماز عصر)

اذکار و مشاغل صوفیاء اور سلسلہ حقہ احمدیہ

ایک صاحب نے عرض کیا کہ پہلے اولیاء وغیرہ میں ذکر کے کلمات ہوتے تھے۔ مگر ہمارے سلسلہ میں یہ نہیں ہیں۔ فرمایا جس مکان کی دیواریں کمزور ہوں اور چھت ٹھیر نہ سکتی ہو۔ اس کے نیچے ستون بناتے یا لکڑی کھڑی کرتے ہیں۔ لیکن جو مکان مضبوط ہو اسکو اس قسم کے سہارے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چونکہ اسلام کی دیواریں مضبوط تھیں۔ اس لئے اس قسم کے سہارے نہیں بنائے گئے۔ صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں بھی اس کے آثار نہیں ملتے۔ نہ اس قسم کا کوئی قول ہے نہ اثر ہے۔ حتیٰ کہ وضعی احادیث بھی نہیں۔ جن میں ان مشاغل کی تعلیم ہو۔ حالانکہ ایسی حدیثیں مل جاتی ہیں۔ جن سے انبیاء پر اعتراض پڑتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں اس قسم کی ضرورت نہ تھی۔ ہندوستان میں جب اسلام کو زوال آیا۔ اور بعض بزرگوں نے دیکھا۔ کہ لوگوں کے اسلام و ایمان قائم نہیں رہ سکتے۔ تو انھوں نے ایسے سہارے کھڑے کر دے۔ یہ سب فیج اعوج کے زمانہ میں ہوا۔ اب مسیح موعود آ گیا ہے۔ اور اس کا زمانہ نبوت کا زمانہ ہے۔ اسلئے اس قسم کے مشاغل اور اوراد کی ضرورت نہیں۔ یہاں جو صدق نیت سے اھدنا الصراط المستقیم کہتا ہے۔ وہ راستہ پاتا ہے۔ یہ سب طریق بعد کی ایجادیں۔ قرآن حدیث میں ان کا ذکر نہیں۔ یہ بزرگوں نے اسوقت ایجاد کئے تھے۔ جس وقت انھوں نے دیکھا کہ عوام ایمان کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ اور دنیا کی طرف جھکے جاتے ہیں۔ ان کو دنیا داری سے روکنے کے لئے ترک دنیا کی تعلیم دی گئی ۔

جزا و سزا اور اسلام

ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ ایک بچہ جو مسلمان کے گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کو مسلمان اسلام کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور وہ اسلام کو تمام مذاہب سے سچا مذہب یقین کرتا ہے۔ اور ایک بچہ ایک ہندو کے گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ اس کو ہندو مذہب کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ شرک میں پڑ جاتا۔ اور ہندو مذہب کو سارے مذاہب سے سچا مانتا ہے۔ یہ دونوں حالات خدا کی طرف سے پیدا کئے گئے ہیں۔ مگر ایک کو انعام کیوں ملیگا۔ اور دوسرے کو عذاب کس جرم میں ملیگا ۔

فرمایا:۔ اس میں کئی باتیں فرض کر لی گئی ہیں اور ان کی وجہ سے اعتراض پیدا ہوا ہے۔ مثلاً سوال میں یہ فرض کیا گیا ہے۔ کہ مسلمان کو بہشت اسلئے ملیگا کہ وہ مسلمان کے گھر پیدا ہوا۔ اور مسلمان کہلاتا ہے۔ اور ہندو کو سزا اس لئے ملیگی کہ وہ ہندو کے گھر پیدا ہوا ہے۔ لیکن یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ نہ مسلمان کو مسلمان کے گھر پیدا ہونے سے انعام دیا جائیگا نہ ہندو کو ہندو کے گھر پیدا ہونے کے باعث سزا ملیگی جنت اور دوزخ تو ان اعمال و عقائد کا نتیجہ ہیں جو انسان بلوغت کے بعد اختیار کرتا اور بجا لاتا ہے ہندو یا مسلمان کے گھر کی پیدائش کوئی قابل گرفت بات نہیں نہ قابل انعام۔ آج مسلمان کہلانیوالے مسلمانوں کے ہی گھر پیدا ہوئے تھے مگر انہوں نے باوجود نبیوں کو قبول کرنے کے دعوی حضرت مسیح موعود کا انکار کر دیا۔ جب نبی آتے ہیں تو اسی لئے آتے ہیں کہ وہ غلط خیالات یا آبائی خیالات جن پر لوگ اپنے آپکو قائم سمجھتے ہیں۔ انکی غلطی اور ان کے سچے خیالات پر ہونے کا اظہار کریں

دونوں کے سامنے دلائل پیش ہوتے ہیں۔ اور اگر اس حد تک ہوتے ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ حق معلوم ہو سکتا ہے۔ تو پھر اگر بندہ ان کو چھوڑتا ہے۔ تو مستحق سزا ہے۔ ورنہ کوئی اعتراض نہیں یا جہاں صداقت نہ پہنچی ہو۔ وہاں طبعی حالت کے مطابق فیصلہ کیا جائیگا۔ کہ وہ کہاں تک حق کو ماننے اور جھوٹ کو ترک کرنے پر کاربند تھا۔ ناواقفی سے سزا نہیں دی جائیگی خدا تعالےٰ نے سزا دینی ہے۔ اور اسی نے جزا۔ وہ چھوٹے سے چھوٹے عمل کو جانتا۔ اور انسان کی نیت و ارادے سے واقف ہے۔ وہ اعمال کا وزن کریگا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے کہ تمام اعمال وزن کئے جائینگے۔ پھر جو جس [illegible] مستحق ہوگا۔ اس کو وہ ملیگی۔ ہم نہ کسی کی نیت کو سمجھ سکتے ہیں۔ نہ ارادے کو نہ حالت کو۔ مگر خدا تعالیٰ سے کوئی پوشیدہ نہیں۔ اس نے ہمیں گر بتا دیا۔ کہ وہاں اعمال کا موازنہ ہوگا۔ اور کسی کا حق ضائع نہ ہوگا۔ مثلاً دیکھئے ایک شخص بیکار ہے۔ مسجد میں آگیا ہے۔ مگر ایک شخص اپنے کاروبار کو چھوڑ کر آیا۔ یا ایک شخص سخت مریض کو چھوڑ کر مسجد میں آیا۔ پھر ایک آکر دنیا کی باتوں میں مصروف ہوگیا۔ ایک خاموش بیٹھا ہے۔ اور ایک دین کی باتیں کرتا اور ذکر میں مصروف ہے۔ ایک نماز توجہ سے پڑھتا ہے۔ مگر ایک بغیر کسی لفظ پر غور کئے ساری نماز گذارتا ہے۔ وہ لفظ کہتا ہے۔ مگر سمجھتا نہیں۔ اور ایک ہے کہ اس کے خیالات کہیں اڑ رہے ہیں۔ ہم ان سب کو نمازی کہینگے۔ کیونکہ ہم عالم الغیب نہیں۔ مگر خدا جو عالم الغیب ہے۔ اس سے کچھ پوشیدہ نہیں۔ وہ ان حالات کو جانتا ہے۔ اس لئے وہ ہر ایک شخص کی حالت کے مطابق فیصلہ فرمائیگا۔

بیعت اس کے بعد تین شخصوں نے بیعت کی۔

(۱) مہتاب۔ کمہار۔ قادیان (۲) محمد اسمٰعیل راجپورہ (۳) محمد عنایت اللہ راجپورہ

(۹ رجولائی ۱۹۲۲ء بعد نماز مغرب)

تربیت اولاد میاں غلام مجتبےٰ صاحب نے معہ اپنے دو بیٹوں کے کانگ کانگ روانہ ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح سے عرض کیا۔ کہ حضور کچھ نصائح فرمائیں۔ اس پر حضور نے فرمایا میں آپ کے بیٹوں کو نصیحت کرنے سے قبل آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اولاد کی دینی اور دنیوی تربیت کا خاص خیال رکھیں [illegible] والدین میں دو نقص پائے جاتے ہیں۔ جو یہ ہیں۔ اولاد کے متعلق یا تو بے جا حسن ظنی۔ یا بے جا بدظنی۔ ان دونوں باتوں کے غلط استعمال سے اولاد خراب ہو جاتی ہے۔ والدین حسن ظنی تو یہ کرتے ہیں۔ کہ ہماری اولاد ہمیں جو احکام دین کی پابندی کرتے دیکھتی اور ہماری دین کے متعلق باتیں سنتی ہے۔ تو خود بخود سیکھتی جاتی ہے۔ اس لئے اس کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ خیال غلط ہوتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اولاد دینی باتوں کو حاصل کرنے سے بے بہرہ رہ جاتی ہے۔ یا پھر بدظنی کی جاتی ہے کہ ہماری بات کا اولاد پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔ کہ ہم بتائیں خود بخود سیکھ لینگے۔ یہ دونوں باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ اور اس بدظنی کی بجائے حسن ظنی۔ اور حسن ظنی کی بجائے بدظنی ہونی چاہئے۔ یعنی یہ سمجھنا چاہئیے کہ اولاد ہمیں دیکھکر اور ہماری باتیں سنکر نہیں سیکھ لیگی۔ بلکہ اسے بتانے اور سمجھانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح یہ بھی خیال کرنا چاہئے۔ کہ ہم جو کچھ اولاد کو بتائیں گے۔ اس کا اس پر اثر ہوگا۔ اور اسے وہ قبول کریگی۔ اس کا ضرور خیال رکھنا چاہئے۔

اس کے علاوہ دو اور ایسی باتیں ہیں جن کی وجہ سے تربیت اولاد میں نقص واقع ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ یا تو حد سے زیادہ نرمی کی جاتی ہے۔ یا حد سے زیادہ سختی۔ خواہ وہ کچھ کریں تنبیہہ نہیں کی جاتی۔ حتیٰ کہ دین کی باتوں کی ہتک کرنے پر بھی کہدیا جاتا ہے۔ کہ بڑے ہو کر سمجھ جائینگے۔ اب ان کا دل میلا نہ ہو۔ یا اس قدر سختی کی جاتی ہے کہ ماں باپ سے انہیں نفرت ہو جاتی ہے۔ یہ دونوں نقص ہیں۔ اور ان دونوں کی وجہ سے اولادیں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ نہ تو حد سے زیادہ سختی کرنی چاہئے۔ اور نہ بے جا نرمی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اولاد کے ساتھ بڑی محبت رکھتے تھے۔ لیکن ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ والدہ صاحبہ قرآن کریم پڑھ رہی تھیں۔ کہ مبارک احمد جس کی عمر چار یا پانچ سال کی تھی۔ باہر سے آیا۔ اور والدہ صاحبہ سے کچھ مانگا۔ انہوں نے کہا ٹھہر جاؤ۔ قرآن پڑھ لوں۔ اس پر مبارک احمد نے کہا۔ اسے پرے پھینک دو۔ اس وقت اس کی بہت چھوٹی عمر تھی۔ اور حضرت صاحب کو اس سے بہت محبت تھی۔ اس کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے یا اس لئے کہ اس کی صحت خراب رہتی تھی۔ اسی لئے اسے جتنا تعلق حضرت صاحب سے تھا۔ اتنا والدہ سے نہ تھا۔ لیکن ادہر اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔ اور ادھر حضرت صاحب نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ میں جب گھر گیا تو وہ رو رہا تھا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ حضرت صاحب نے طمانچہ مارا ہے۔ اس وقت اس کے چہرہ پر پانچوں انگلیوں کے نشان نظر آرہے تھے۔ تو حد سے زیادہ نرمی بھی بچوں کو خراب کر دیتی ہے۔ اس لئے ضرورت کے وقت سختی سے بھی کام لینا چاہئیے۔

والدین کی اطاعت آپ کو یہ نصیحت کرنے کے بعد میں سمجھتا ہوں۔ کہ آپ کے بچوں کو یہی کہدینا کافی ہے۔ کہ وہ آپ کی اطاعت اور آپ کا کہا مانیں۔

نصیحت کرنے والے ہمیشہ اور ہر ایک کو میسر نہیں آیا کرتے۔ اور اسے خدا کا فضل سمجھنا چاہئے۔ بہت لوگ ہیں۔ جن کی آنکھوں میں اس وقت آنسو بھر آتے ہیں۔ جب وہ کسی باپ کو اپنی اولاد کو نصیحت کرتا دیکھتے ہیں۔ کہ کاش ہمیں بھی کوئی سمجھانے والا ہوتا۔ مگر یہ عجیب بات ہے۔ کہ دنیا ہمیشہ الٹ کو پسند کرتی ہے۔ جن لوگوں کے والدین زندہ ہوتے ہیں۔ اور انہیں پند و نصائح کرتے ہیں وہ تو کہتے ہیں یہ ہر وقت ہمارے پیچھے پڑے رہتے ہیں کبھی آرام نہیں لینے دیتے۔ اور جن کے والدین فوت ہو جاتے ہیں۔ وہ خواہش کرتے ہیں۔ کہ کاش ہمارے والدین زندہ ہوتے اور ہمیں اپنے نصائح سے مستفید کرتے۔ تو والدین کی موجودگی بچوں کو اپنے لئے نعمت سمجھنی چاہئے۔ اور اسکی قدر کرنی چاہئے۔

(۱۳ رجولائی ۱۹۲۲ء بعد نماز عصر)

مسیح موعودؑ کا کلام خواجہ غلام فرید صاحبؒ کی نظر میں مولانا غلام احمد صاحب اختر نے عرض کیا کہ حضرت خلیفہ اول جب دربار بہاولپور میں بغرض علاج نواب صاحب طلب کئے گئے تو پہلے حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑانی سے بھی استصواب کیا گیا تھا۔ اسپر بعض لوگ جو ریاست میں اس وقت ممتاز عہدوں پر تھے۔ اور اپنے آپ کو دیندار خیال کرتے تھے۔ انہوں نے یہ اعتراض کیا کہ "حضرت صاحبؒ" (مراد از حضرت خواجہ غلام فرید) بعض اوقات تو دین کا کچھ باقی نہیں رہنے دیتے۔ اب مرزائی کے بلائے جانے کا مشورہ دیدیا ہے۔ جب یہ بات ایک ذریعہ سے خواجہ صاحب کے پاس پہنچی تو آپ نے فرمایا۔

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے ذکر الفضل ایڈیٹر

احمدی بھائیوں کو مفید مشورہ

مردانہ اور زنانہ خاص اور پوشیدہ امراض (جن کی تفصیل کے لئے الفضل کے صفحات اجازت نہیں دیتے) کا علاج کرانا چاہیں تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ نہایت توجہ اور راز داری سے مجرب ادویات بھیجی جائینگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور نیز عام بیماریوں مثلاً داد چنبل۔ بواسیر۔ دائمی قبض ضعف معدہ۔ پرانا گٹھیا۔ درد جگر۔ تلی۔ یرقان وغیرہ وغیرہ اور نیز آنکھوں کانوں اور دانتوں کی امراض کے لئے نہایت مجرب ادویات منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ ہر ایک قسم کی خط و کتابت پوشیدہ رکھی جائیگی۔ جواب کیلئے ٹکٹ یا واپسی کارڈ آنا چاہیئے۔

ڈاکٹر منظور احمد سلانوالی لائن سرگودھا

قادیان میں اراضی خریدنے کے خواہشمند احباب (نمبر ۲)

مطلع رہیں کہ ہمارے انتظام میں عموماً ہر وقت ہر قسم اور ہر موقعہ کی زمین موجود رہتی ہے۔ تفصیلات بذریعہ خط و کتابت معلوم کی جاویں۔

اس وقت محلہ دارالرحمت قادیان میں احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقعہ کے قطعات موجود ہیں۔ قیمت حسب موقعہ فی مرلہ [illegible] اور [illegible] ہے۔ محلہ دارالفضل میں بھی زمین موجود ہے۔ جو قادیان سے نسبتاً کچھ فاصلہ پر ہے۔ اس کی قیمت حسب موقعہ فی مرلہ [illegible] اور [illegible] ہے۔

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد قادیان۔ پنجاب

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت ادیوانی جناب شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال

مقام نارووال

گنگا سنگھ ولد پریم سنگھ قوم اروڑہ ساکن خان تحصیل ظفروال مدعی

بنام

جگا ولد نظام الدین قوم جٹ ساکن خاصہ تحصیل ظفروال حال وارد ڈھینکی ڈاکخانہ کچی کوٹھی۔ تحصیل چونیاں ضلع لاہور مدعا علیہ

دعویٰ ایکصد چھپیس بروئے تمسک

بنام جگا ولد نظام الدین قوم جٹ ساکن خاصہ تحصیل ظفروال حال وارد ڈھینکی ڈاکخانہ کچی کوٹھی تحصیل چونیاں ضلع لاہور

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۲۲ ہم کو حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ آج بتاریخ ۹ ماہ اگست ۱۹۲۶ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت دیوانی جناب شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال

مقام نارووال

سوہن لال ولد کشندیال قوم کھتری ساکن آلولال تحصیل ظفروال مدعی

بنام

جمعہ ولد نظام الدین قوم جٹ ساکن خاصہ اصل عمر اولد بیرا قوم جٹ ساکن ترگا ضامن۔ گورانداتا۔ میلا رام پسران کشندیال قوم کھتری ساکنان آلولال مدعا علیہ ۳ حالی ملازم دفتر سٹراس کمپنی مقام لائل پور

مدعا علیہم

دعویٰ ایکسو پچیس روپیہ

بنام جمعہ ولد نظام الدین قوم جٹ ساکن خاصہ تحصیل ظفروال مدعا علیہ

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۲۲ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ آج بتاریخ ۹ ماہ اگست ۱۹۲۶ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر (مہر عدالت)

الخطبہ

پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ دوسری شادی کی ضرورت ہے۔ کام پٹوار کا عمر ۳۰ سال قوم بردار تحصیل رعیہ میں۔ کوئی بھائی مہربانی فرما کر خانہ آبادی میں مدد دیں۔ خط و کتابت (م۔ ز) معرفت مینیجر الفضل قادیان

الخطبہ

اللہ دتا مستری ساکن فیروز والہ (گوجرانوالہ) جو خاصہ کاریگر ہے۔ عمر ۱۸-۱۹ سال ہے۔ اس کیلئے رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ صاحب مذکور سے اہل حاجت خط و کتابت کریں۔

ہندوستان کی خبریں

مسٹر سی آر داس کی رہائی کلکتہ ۔ ۱۰ اگست مسٹر چترنجن داس آج صبح ساڑھے آٹھ بجے رہا کر دیئے گئے۔ آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ کہ سپرنٹنڈنٹ نے آکر کہا کہ آپ رہا کر دیئے گئے ہیں۔

وائسرائے ہند کی سیاحت برہما شملہ ۔ ۱۰ اگست ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وائسرائے ہند کا برہما جانے کا جو پہلے خیال تھا اس کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

وزیر اعظم کی تقریر سے موڈریٹوں میں بے چینی مدراس ۔ ۱۱ اگست ۔ وزیر اعظم کی تقریر سے اعتدال پسندوں میں اشد بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ پریسیڈنٹ لبرل فیڈریشن مدراس کی طرف سے وزیر اعظم اور وزیر ہند کی خدمت میں تار بھیجا گیا ہے۔ جس میں وزیر اعظم کے اس جملہ کے خلاف پر زور صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے۔ کہ اصلاحات ہند محض تجربہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

پنجاب کونسل کا اجلاس لاہور ۔ ۱۰ اگست ۔ پنجاب کونسل کے جلسہ میں تہ شدہ سالگرہ کی پیمائش کو جلد سے جلد ختم کرنے کا ریزولیوشن پاس ہو گیا تاکہ گورنمنٹ ہند اور وزیر ہند کی منظوری کے لئے اسے پیش کیا جا سکے یہ تجویز بھی پاس ہو گئی کہ کونسل کا گرمائی سیشن شملہ میں منعقد ہو۔ سرجان مینارڈ نے اس امر کو واضح کیا کہ اگر گرمائی سیشن شملہ میں منعقد ہو گا تو اس کی وجہ سے گورنمنٹ پر مزید خرچ کا بار پڑ جائیگا۔ سوال کے وقت سرجان مینارڈ نے کہا کہ گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ قانون مجالس ممنوعہ کے نفاذ سے جب اور جہاں کہیں ممکن ہو۔ احتراز کرے۔

مسٹر مانٹیگو کی آئندہ سیاحت ہند خبر کی تردید مدراس ۔ ۱۰ اگست ۔ "انڈین ڈیلی نیوز" کے اس برقی پیغام کے متعلق کہ مسٹر مانٹیگو آئندہ موسم سرما میں ہندوستان کی سیاحت کیلئے آئیں گے مسز بیسنٹ "نیو انڈیا" سے معلوم ہوا ہے کہ یہ خبر غلط ہے۔

میاں محمد شفیع دہلی یونیورسٹی کے پرو چانسلر شملہ ۔ ۱۱ اگست ۔ آنریبل میاں محمد شفیع دہلی یونیورسٹی کے پرو چانسلر اور ریورینڈ ایف

سے ڈی ویسٹرن ایم ۔ اے اس ... کے ایکسٹر مقرر ہوئے ہیں

پرتاب کے پریس کی اپیل منظور لاہور کی خبر ہے کہ زمیندار سیاست ۔ اور پرتاب اخبارات کے پریسوں کے مالکان نے ضبطی ضمانت کے خلاف ہائیکورٹ لاہور میں اپیل دائر کئے تھے ۔ ججان نے زمیندار اور سیاست کی اپیل تو خارج کر دی ۔ مگر پرتاب کے معاملہ میں مقامی حکومت کا حکم برطرف کرتے ہوئے اپیل منظور کر لی ہے۔

ضیا فتح امرتسر پر مقدمہ زیزد نمبر ۵۰ میونسپل کمیٹی کی طرف سے ۳ اگست کو مسٹر جنکنز اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا گیا ۔ مستغاث علیہ کے نام ۵۰۰ روپیہ کے وارنٹ جاری کئے گئے ہیں مستغیثہ (مسٹر احمد شاہ بی ۔ اے) کو حاضری عدالت معاف کر دی گئی ہے۔

زمیندار کے پبلشر اخبار زمیندار کے پبلشر بخش باغبانپورہ اور پرنٹر پر جو پرچہ ہر ماہ کی اشاعت کا مقدمہ [illegible] صاحب مجسٹریٹ درجہ اول لاہور کی عدالت میں [illegible] جس میں ۲۲ جولائی ۱۹۲۲ء کو [illegible] پبلشر پر بعوض ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کر دیا گیا۔

برآمد گندم پر سے پابندی دور کرنے کا ریزولیوشن لاہور کی خبر ہے کہ لالہ ہرکشن لال کے یقین دلانے کے باوجود کہ اگلے مہینے حکومت ہند اور حکومت پنجاب دونوں گندم کی برآمد کی پابندی کے مسئلہ پر غور کریں گی ۵ کے مقابلہ ۵۲ ووٹوں سے کونسل نے ریزولیوشن پاس کیا ہے ۔ جس میں حکومت ہند سے درخواست کی گئی ہے ۔ کہ اس پابندی کو دور کر دے۔

مسٹر مظہر الحق کی زندانی زندگی مسٹر مظہر الحق نے ملاقاتوں کا سلسلہ بند کر دیا ہے ۔ ان کو بستر اور تکیہ جو وہ اپنے ساتھ جیل خانہ لے گئے تھے اس کی بھی حکام جیل نے استعمال کی اجازت نہیں دی ہے ۔ ان کے ساتھ بالکل معمولی قیدیوں کا سا برتاؤ کیا جاتا ہے۔

سر ہارکورٹ بٹلر گورنر صوبہ برہما ہوتے ہیں شملہ ۔ ۱۰ اگست ۔ ہز مجسٹی نے سر ریجنالڈ کریڈک کی جگہ جو برہما سے جا رہے ہیں ۔ سر ہارکورٹ بٹلر کا تقرر منظور کر لیا ہے۔

(... پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)